اجازت مل سکے گی کیا؟

نزار توفیق قبانی کی عربی نظم کا تخلیقی ترجمہ از حارث خلیق

جہاں سب سوچنے اور لکھنے والوں کا مقدر
ارضِ مقتل ہے
جہاں لب قید ہیں
اور جُبّہ وخرقہ نے تازہ لفظ پہ پہرے بٹھائے ہیں
جہاں کچھ پوچھ لینا لائقِ تعزیر ٹھہرا ہے
وہاں مجھ کو
اجازت مل سکے گی کیا؟

☆

اجازت مل سکے گی اپنے بچوں کو
میں پالوں جس طرح سے پالنا چاہوں
بتا پاؤں کہ مذہب فرد اور اس کے خدا کے
باہمی رشتے کو کہتے ہیں
کوئی بھی تیسرا۔ عالم، مبلّغ، درمیاں آ ہی نہیں سکتا

☆

اجازت مل سکے گی اپنے بچّوں کو
میں پہلے یہ بتا پاؤں کہ مذہب نام ہے
اخلاق کا، سچائی کا، ایمانداری کا
پھر اس کے بعد جی چاہے تو سوچیں
مُستحب کیا ہے
وضو کیسے کریں، کیسے نہائیں
وہ داہنے ہاتھ سے لقمہ بنائیں

☆

اجازت مل سکے گی اپنی بیٹی پر یہ وَا کر دوں
خدائے عزّ وجل کو پیار ہے اس سے
وہ جب چاہے، جہاں چاہے دعا مانگے
خدا سے علم وحکمت اور جزا مانگے
بس اس کی ہی رضا مانگے

☆

اجازت مل سکے گی اپنے بچّوں کو
بڑے جب تک نہ ہو جائیں
عذابِ قبر سے ہرگز ڈراؤں میں نہیں تب تک
کہ بچّے موت سے پوری طرح واقف نہیں اب تک

☆

اجازت مل سکے گی
پیاری بیٹی کو میں پہلے رکھ، رکھاؤ
اپنی تہذیب وتمدّن سے مکمل آشنا کر دوں
یہ بہتر ہے کہ وہ انسانیت کے دین کو دل میں بسائے
پھر جو خود چاہے تو اپنا سر ڈھکے، زینت چھپائے

☆

اجازت مل سکے گی اپنے بیٹے کو یہ سمجھاؤں
تعصب بَر بِنائے رنگ ونسل وجنس ومذہب
آدمی کو اپنے رب سے دور کرتا ہے
کسی کو دُکھ نہ دے اور معاف بھی کر دے
کہ بس احسان ہی انسان کو پُر نور کرتا ہے

☆

اجازت مل سکے گی اپنی بیٹی کو بتا پاؤں
کہ بس آیات کو یوں مُنہ زبانی یاد کر لینا نہیں کافی
جو وہ اسکول میں پڑھتی ہے وہ سب کچھ ضروری ہے
حصولِ علم سے اس دین کو اک خاص نسبت ہے
سمجھ کر پڑھنے والوں سے خدا کی خاص قربت ہے

☆

اجازت مل سکے گی اپنے بیٹے سے یہ کہہ پاؤں
کہ دنیا میں لباس اور وضع قطع ثانوی ہیں سب
حضورِ پاکؐ نے جو راہ دکھائی ہے
اگر اس پر چلو تو شرطِ اوّل ہی
دیانت اور وفا سے آشنائی ہے

☆

اجازت مل سکے گی
اپنی بیٹی کو دلا سا دوں کہ وہ بے فکر ہو جائے
نہ روئے سوچ کر
اس کی وہ پیاری سی سہیلی جو مسیحی ہے
وہ کافر ہے، وہ ہر حالت میں دوزخ میں ہی جائے گی
اگر وہ میری بیٹی کی طرح
پیاری سی اور اچھی سی بچّی ہے
تو بیٹی اس کو اپنے ساتھ جنّت ہی میں پائے گی

☆

اجازت مل سکے تو میں علی الاعلان یہ کہہ دوں
پیمبر، ہادی و سرور
حضورِ پاکؐ پر یہ سلسلہ موقوف ہوتا ہے
یہ اہلِ جُبّہ و خرقہ
خدائے عزّ و جل کے نام سے فرمان جاری کر نہیں سکتے
یہ لوگوں کے دلوں پر خوف طاری کر نہیں سکتے

☆

اجازت مل سکے تو عرض کر دوں میں
خدا نے خود کہا ہے جس نے ایک انسان کو مارا
یہ سمجھو اس نے سب انسانیت کو مار ڈالا ہے
کلامُ اللہ کا محکم حوالہ ہے
مسلماں کا مسلماں کو ڈرانا اور دھمکانا
نبیؐ سے اور نبیؐ کی آلؑ سے مُنکر ہے ہو جانا
مسلماں ہو نہ ہو انسان ہو جو بھی
سمجھ لو خونِ ناحق فسقِ ایماں ہے
یہ تذلیل بنی آدم ہے اور تسکینِ حیواں ہے

☆☆☆☆